خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 237 | اتوار 26 جمادی الاول-1416ھ، 22 اخاء 1374ھش، 22-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غریبوں کو ہر گز بے دل نہ ہونا چاہئے

غریبوں کو ہر گز بے دل نہ ہونا چاہئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے۔ لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے وہ نکال دیویں کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ صبر نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہر گز مائل نہ ہونا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم اپنے اعمال اور افعال سے ثابت کر کے دکھا دو کہ واقعی تم نے سچی تبدیلی کر لی ہے۔ تمہاری مجلسوں میں وہی ہنسی اور ٹھٹھا نہ ہو جو دوسرے لوگوں کی مجلسوں اور محفلوں میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ زمین و آسمان کا خالق ایک خدا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔ کوئی شخص دنیا میں کسی قسم کی راحت اور کوئی نعمت حاصل نہیں کر سکتا مگر اسی کے فضل اور کرم سے۔ ایک پتہ بھی اس کے فضل کے بغیر ہرا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہر وقت اسی سے سچا تعلق پیدا کرے اور اس کی رضا جوئی کی راہوں پر مضبوط قدم رکھے۔ اگر وہ اس بات کی پابندی کرے گا تو یقیناً اسے کوئی غم نہیں ہے۔ ہر قسم کی راحت، صحت، عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے۔ جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سود مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا۔ جیسے باغ میں کوئی درخت عمدہ پھل دینے والا ہو تو اسے باغبان کاٹ نہیں ڈالتا بلکہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح نافع اور مفید وجود کو اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے (-) جو لوگ دنیا کے لئے نفع رساں لوگ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمریں بڑھا دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جو سچے ہیں اور کوئی ان کو جھٹلا نہیں سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 183)

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بہت ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے، ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔

یہ ہر دو عیون، یہ ہر دو آنکھیں یا نگاہیں، ایک (صاحب ایمان) کی نگاہ نہیں ہیں۔ (صاحب ایمان) کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ

باقی صفحہ 7 پر

ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں اطلاع یہ ہے کہ "طبیعت ابھی بہت خراب چل رہی ہے۔ کمزوری بھی زیادہ ہے۔ دوا کا اثر بہت Slow ہے۔" احباب کرام محترم صاحبزادہ صاحب کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم منصور احمد قریشی و محترمہ فوزیہ منصور صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15-اکتوبر 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "حانیہ منصور" نام عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ اور مکرم قریشی ناصر احمد صاحب (کراچی) کی پوتی اور محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، احمدیت کے مقاصد کو پورا کرنے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

لجنات متوجہ ہوں

○ ہر لجنہ جائزہ لے کہ چندہ تحریک جدید 95-94 انہوں نے ادا کر دیا ہے۔ اگر کوئی نادہند ہے تو اسے توجہ دلائیں۔ ہر لجنہ کی ہر ممبر کو 31-اکتوبر تک ادائیگی کر دینی چاہئے۔

27-اکتوبر 95ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام بھی ہر لجنہ کرے جس میں چندہ تحریک جدید کے علاوہ مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے پتہ سے دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں اسی طرح مقامی جماعت کو نئے پتہ سے آگاہ کریں۔ یاد رہے پتہ سے آگاہ رکھنا ہر موصی کی ذمہ داری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- اخاء 1374 ہش 22 - اکتوبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ابتداءً اہل دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دکھ نہ اٹھایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتھر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ کا کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے۔ اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیاداروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو یہ نصیحت بری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے، لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت آ جائے گا۔

میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے، لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا تو دنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیحیں ڈالے۔ بھگوے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔ اگر چند روز دنیا دھوکہ کھا بھی لے تو بھی آخر اس کی قلعی کھل جائے گی اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا۔

○ انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے کہ اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دنیا بھی اس کے پاس آجاتی ہے، مگر راحت کے طریق اور ہو جائیں گے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے مگر ان کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا، کیونکہ ان کا رخ اور طرف تھا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذت چاہتا ہے تو وہ لذت اسے نہیں ملتی لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے اور اس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دنیا ملتی ہے، مگر اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے اس کو بھولنا نہیں چاہئے۔ خدا یابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اسے علم بھی نہ ہو گا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہو، لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

دل میں کچھ ہو زبان پر کچھ ہو
صلح جوئی کے یہ نہیں ہیں طور
گفتگو کو خلوص لازم ہے
آپ کرتے نہیں ہیں اس پر غور

○

ان کے ہر ظلم پہ میں ان کو دعا دیتا ہوں
آگ کے شعلوں کو اشکوں سے بجھا دیتا ہوں

جب رقیبوں کے کہے میں وہ آجاتے ہیں
میں انہیں عہدِ وفا یاد دلا دیتا ہوں

خُوش ہوں بیٹھا ہوا موڑ پہ بہرِ خدمت
ہر مسافر کو مَیں راہ بتا دیتا ہوں

مجھ کو کیا؟ کوئی سنے یا نہ سنے میری بات
مَیں تو درویش ہوں بس ایک صدا دیتا ہوں

حد سے بڑھ جاتا ہے جب ان کا تکبّر ہمدم
بزم میں ان کو میں آئینہ دکھا دیتا ہوں

نیم شب جب دلِ شبیّر مچل جاتا ہے
تھپکیاں دے کے مَیں وُحشی کو سُلا دیتا ہوں

شبّیر احمد

○ (1) **امانت یکصد یتامی** جو دوست یتامی کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامی یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامی" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی دار الضیافت' ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چُوں تُرا نصرتِ حق نیست چو اخیار نصیب
شرطِ انصاف نباشد کہ زِحق دم بزنی

جب تجھے نیکوں کی طرح خدا کی مدد حاصل نہیں ہے تو انصاف سے بعید ہے کہ تو حق پر ہونے کا دعویٰ کرے

اگر مردی رہِ مولیٰ طلب کن
چہ نالی روز و شب از بہرِ مردار

اگر تو مرد ہے تو مولیٰ کا راستہ طلب کر اس مردار (دنیا) کے پیچھے دن رات کیا روتا رہتا ہے

نمے رنجم گر اکنوں سر بہ پیچند•
کہ ترکِ رسم و رہ کارے اَست دشوار

اگر وہ اب مجھ سے منہ موڑلیں تو میں ناراض نہیں- کیونکہ رسم ورواج کا چھوڑنا بہت مشکل کام ہے

یہ اشعار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو نظموں سے لئے گئے ہیں پہلا شعر ایک نظم سے لیا گیا ہے اور دوسرے دو شعر ایک اور نظم سے- ان اشعار میں جو حقائق پیش کئے گئے ہیں- وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور اسے اس بات پر مائل کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کا اپنے حق پر ہونے کا دعویٰ بغیر کسی جواز کے ہے- پہلے شعر میں حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے نیک بندے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ مدد بہم پہنچاتا ہے- اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس سے پیار کا یہ پہلا نتیجہ نکلنا چاہئے کہ اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مدد ظاہر و باہر ہو- اور اگر کوئی شخص اس کی مدد سے بے نصیب رہے تو اسے یہ دعویٰ کرنے کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ جو بات کہہ رہا ہے وہ سچی ہے- دوسرے دو اشعار جو ایک اور نظم سے لئے گئے ہیں ان میں حضرت صاحب اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ جوانمردی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا رابطہ طلب کرے یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے- اس کے احکام کی پیروی کرے- اور اسی کو اپنا سب کچھ سمجھے- وہ یہ بات جان لے کہ اس کا حقیقی سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے- اور یہ دنیا ناپائدار ہے اور ایک مردار سے مشابہت رکھتی ہے- اس کے حصول کے لئے بلاوجہ روتا نہ پھرے- یعنی ساری تگ و دو اسی کے لئے نہ ہو- حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص سے مجھے دوستی کی ہرگز ضرورت نہیں اور اگر ایسا شخص مجھ سے ناراض ہو جائے اور مجھ سے منہ موڑلے تو میں ہرگز اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا-

یہ تینوں اشعار جو پیش کئے گئے ہیں وہ انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے اور خدا کی مدد حاصل کرے اور دنیا کے پیچھے ہر وقت بھاگتے رہنے سے گریز کرے- اور اگر کوئی شخص ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس کی دوستی کی ہرگز پرواہ نہ کی جائے- وہ ناراض ہوتا ہے تو اسے ناراض ہونے دیا جائے- اللہ تعالیٰ ہمیں ان اشعار کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

کشمیر کاز

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 18 جولائی 1931ء کو وائسرائے کے نام درج ذیل تار دیا-

صرف باتوں مشوروں اور تجاویز میں وقت ضائع کرنے کی بجائے آپ نے حکومت تک مسلمانوں کی حالت زار اور ڈوگرہ حکومت کی زیادتیوں اور مظالم کو پہنچانے کے لئے وائسرائے کے نام مندرجہ ذیل مفصل تار دیا جو الفضل 18- جولائی 1931ء کے پہلے صفحہ پر شائع ہوا-

"یور ایکسی لنسی- کشمیری مسلمانوں کی خستہ حالی سے ناواقف نہیں- تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں پر نہایت ہی خلاف انسانیت اور وحشیانہ مظالم کا ارتکاب شروع ہو گیا ہے- 13- جولائی کو سری نگر میں جو کچھ ہوا وہ فی الواقعہ تاسف انگیز ہے ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق نو مسلم ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں لیکن پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سینکڑوں مسلمان ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں- ریاست سے آنے والی تمام خبروں پر سخت سنسر ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیں جو تار موصول ہوا- وہ سیالکوٹ سے دیا گیا ہے- ہزہائنس مہاراجہ کشمیر کے تازہ اعلان کے معاً بعد جس میں انہوں نے اپنی مسلم رعایا کو کئی طرح کی دھمکیاں دی ہیں اس قسم کی واردات کا ہونا صاف بتاتا ہے کہ یا تو غریب مسلمانوں پر بلاوجہ حملہ کر دیا گیا ہے اور یا ایک نہایت ہی معمولی سے بہانہ کی آڑلے کر ان بے چاروں کو سفاکی کے ساتھ ذبح کر دیا گیا ہے-

کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے' لیکن ان کے حقوق بے دردی سے پامال کئے جا رہے ہیں- اس وقت وہاں مسلم گریجوایٹوں کی تعداد بہت کافی ہے- مگر انہیں کوئی ملازمت نہیں دی جاتی- یا اگر بہت مہربانی ہو تو کسی ادنیٰ سے کام پر لگا دیا جاتا ہے- اور جب ایک ملک کی 95 فیصدی آبادی کو اس کے جائز حقوق سے صریح ناانصافی کر کے محروم رکھا جائے- اس کے دل میں ناراضگی کے جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے' لیکن نہایت ہی افسوس ہے کہ ریاست کے ذمہ دار حکام بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے جائز مطالبات منظور کریں- ان کی خفگی کو رائفلوں اور ریک شاٹ سے دور کرنا چاہتے ہیں- جموں کے حکمرانوں نے کشمیر کو فتح نہیں کیا تھا بلکہ انگریزوں نے اسے ان کے ہاتھ ایک حقیری رقم کے بدلے فروخت کر دیا تھا- لہٰذا وہاں جو کچھ ہو رہا ہے- حکومت برطانیہ بھی اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی- مزید برآں ریاست آخر کار برطانیہ کے ماتحت ہے- اور موجودہ حکمران جو محض ایک چیف تھا- ریاست اور اختیارات کے لئے حکومت برطانیہ کا ممنون احسان ہے- اس لئے حکومت برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ کشمیر کے بے بس مسلمانوں کی شکایات کے ازالہ کے لئے جو کچھ کر سکتی ہے کرنے سے دریغ نہ کرے-

کشمیر کی اپنی علیحدہ زبان ہے اور اس کا تمدن اور مذہب وغیرہ جموں سے بالکل جداگانہ ہے- اس لئے ڈوگرا وزراء سے کشمیری مسلمانوں کے حق میں کسی بہتری کی توقع نہیں ہو سکتی- اور انہیں اس وقت تک امن حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان کی اپنی وزارت کے ذریعہ مہاراجہ جموں ان پر حکومت نہ کریں- لہٰذا انسانیت کے نام پر میں یور ایکسی لنسی سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ آپ کشمیر کے لاکھوں غریب مسلمانوں کو جنہیں برٹش گورنمنٹ نے چند سکوں کے عوض غلام بنا دیا- ان مظالم سے بچائیں تاکہ ترقی اور آزاد خیالی کے موجودہ زمانہ کے چہرہ سے یہ سیاہ داغ دور ہو سکے-

کشمیر بے شک ایک ریاست ہے- مگر اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ ناانصافی سے پنجاب سے علیحدہ کیا گیا ہے- اور دوسرے صوبہ جات کے مسلمانوں کی طرح پنجاب کے مسلمان کشمیری مسلمانوں پر ان مظالم کو کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے- اگر حکومت ہند اس میں مداخلت نہ کرے گی تو مجھے خطرہ ہے مسلمان اس انتہائی ظلم و ستم کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے گول میز کانفرنس میں شمولیت سے انکار نہ کر دیں اور انتہائی مایوسی کے عالم میں کانگریسی رو میں نہ بہہ جائیں-"

دعا کی قبولیت کیلئے دو شرائط

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

دعا کے متعلق یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دعا قبول ہونے کے لئے دو شرطیں تو ضرور ہیں- ایک تو یہ کہ دعا میں تضرع ہو عاجزی پائی جائے انسان اپنے قلب میں اس طرح محسوس کرے کہ میں پگھل رہا ہوں- اور بالکل گداز ہو گیا ہوں- اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے کئی بار میں نے یہ مثال سنی ہے کہ جس طرح کباب بنانے والا دیکھتا ہے کباب اندر تک پک گیا ہے یا نہیں- اس طرح صاحب ایمان دیکھے کہ اس کا دل گداز ہو گیا ہے یا نہیں- بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دعا کرتے ہوئے روتے ہیں اور گڑگڑاتے ہیں مگر ان میں حقیقی گداز پیدا نہیں ہوتا- پس دعا کرتے وقت حقیقی تضرع ہو- زبان اور شکل سے تضرع ظاہر ہونے کے علاوہ قلب بھی پگھلا ہو- عجز ہو- انکسار ہو- اور انسان یہ سمجھے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی کچھ نہیں بنا سکتا- یہ احساس انسان کے ذرے ذرے میں ہو چاہے کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات ہو تو بھی انسان یہی سمجھے اور یہی یقین رکھے کہ سوائے خدا کے کوئی اسے پورا نہیں کر سکتا- دوسری شرط یہ ہے کہ یقین ہو کہ میری دعا ضرور قبول ہو جائے گی- گویا ایک تو یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا دوسرے یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ضرور یہ کام کر دے گا- اس یقین سے الگ ہو کر اگر کوئی دعا کرتا ہے تو وہ درحقیقت دعا نہیں کرتا- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو خدا کو پکارو- اس کے لئے دین کے مخلص ہو کر- یہ یقین رکھتے ہوئے کہ فائدہ صرف خدا سے ہی حاصل ہو سکتا ہے........ اور پھر یہ بھی بندہ یقین رکھے کہ کافر بے شک پسند نہ کریں خدا جس فیصلے کا ارادہ کرے وہ ہو کر رہتا ہے- پس اسی طرز میں دعا کرو کہ تمہیں یہ یقین ہو کہ نتیجہ صرف خدا ہی کی طرف سے مرتب ہو گا- تم یہ سمجھو کہ پانی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب- ایم اے

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا

اکثر انسان دنیا سے بغیر دیکھے گذر جاتے ہیں۔ سماعت رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔ کچھ نظر تو ڈالتے ہیں مگر دیکھتے نہیں بہت تھوڑے ہیں جو دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صناعی میں کھو کر رہ جاتے ہیں۔ انہیں ہر چیز میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔

آپ نے کبھی چودھویں کے چاند میں تاج محل دیکھا ہے یوں لگتا ہے کہ محبت سنگ مرمر میں ڈھل کر ابھی ابھی جمنا جل سے نہا کر بال نچوڑتی ہوئی نکلی ہے۔ انسان مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ نے کبھی سورج کو پہاڑوں کی اوٹ سے طلوع ہوتے دیکھا ہے جوں ہی وہ پہاڑ کی چوٹی کو چھو کر ابھرتا ہے تو لگتا ہے کہ سارے جنگل میں آگ لگی ہو۔ کیا آپ نے کبھی سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اسے غروب ہوتے دیکھا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ دھکتی ہوئی پیتل کی تھالی ہے جس طرح گرم لوہے کو پانی میں ڈالنے سے چھن سی آواز آتی ہے چھن کی آواز آئیگی۔ سمندر کی لہریں سونے میں نہا جاتی ہیں۔ کبھی آپ نے بہتے ہوئے جھرنوں کی موسیقی سنی۔ کبھی پہاڑی ندیوں کے پانی کو پتھروں سے ٹکراتے ہوئے ان کا شور سنا ہے۔ کبھی تھمے ہوئے سمندر کی خاموشی محسوس کی، خاموشی کی بھی اپنی آواز ہوتی ہے جس طرح پہاڑوں پر غروب آفتاب سے پہلے سارا بن بنیڈوں کی آواز سے گونج رہا ہوتا ہے اور ادھر سورج غروب ہوا اور ادھر یکدم سناٹا چھا جاتا ہے۔ اس سناٹے کو لوگ محسوس کرتے ہیں۔

کبھی آپ نے کسی حسین انسان کے خوبصورت دمکتے ہوئے متناسب بدن کو دیکھا ہے اللہ تعالیٰ نے کیا احسن تقویم فرمائی ہے تبھی لوگ کسی حسین کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کسی فرصت کے وقت میں گھڑا ہو گا۔ کبھی آپ نے انسانی نظام پر غور کیا۔ انسان کے دل کو ہی لے لیں کس طرح بغیر کسی بیرونی قوت حاصل کئے ایک منٹ میں 70 بار دھڑکتا ہے اور اگر آپ خود بد احتیاطی سے اسے نقصان نہ پہنچائیں تو اس میں کبھی نقص پیدا نہیں ہوتا ذرا اندازہ لگائیں کہ ایک انسان کی اوسط زندگی میں شاید اربوں مرتبہ یہ بغیر رکے دھڑکتا ہے جب کہ انسان کی بنائی ہوئی کوئی مشین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان کے پرزے گھس جاتے ہیں اور انہیں بعض مرتبہ روک کر Rest دینا پڑتا ہے۔

پھر آپ نے کبھی چیڑ کے درختوں میں سرسراتی ہوئی ہوا کی آواز سنی۔ کبھی دور پہاڑ پر بنسری کی مسحور کن آواز نے آپ کو مدہوش کیا۔ کبھی صحراؤں میں قافلوں کے حدی خوانوں کو اونٹ کے گلوں میں بندھی ہوئی گھنٹیوں کی آواز کے سنگ لے اٹھاتے ہوئے سنا ہے کیا آپ نے رات کو کبھی نظر اٹھا کر ٹمٹماتی ہوئی قندیلوں سے روشن آسمان کا نظارہ کیا ہے۔ کبھی آموں کے موسم میں درختوں کے جھنڈ سے کوئل کی پی کہاں پی کہاں کی کوک سنی ہے۔ کیا آپ نے تپتی دوپہر میں کورے گھڑے کا پانی پیا ہے۔ کیا سردیوں میں کبھی دھوپ سینکی ہے کیا آپ نے طبلے پر پڑتی تھاپ سنی ہے۔ کیا ستار پر تنی ہوئی تار سے نغمے بکھرتے سنے ہیں۔ کیا آپ نے چھ ماہ کے بچے کو کلکاریاں مارتے دیکھا ہے۔ کیا آپ نے گلاب کے پھول کی صناعی پر کبھی غور کیا۔ کیا آپ نے اس کی پنکھڑیوں کی ریشم سے بڑھ کر ملائمت کو کبھی چھو کر دیکھا۔ کیا آپ نے ان کی ترتیب پر غور کیا کہ کس نزاکت سے آپس میں بندھی ہوئی ہیں۔ کیا آپ اس کی بھینی بھینی خوشبو کو سونگھ کر اس کے بنانے والی ہستی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے کبھی برسات میں زمین کی سوندھی سوندھی خوشبو سے لطف اٹھایا۔ کیا آپ نے سربلند پہاڑوں کی چوٹی پر پڑی برف کا نظارہ کیا۔ کبھی بل کھاتی ہوئی سبزہ سے ڈھکی ہوئی پگڈنڈیوں پر چلے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی لہراتے ہوئے سرسوں کے کھیت دیکھے ہیں۔

ان میں سے کئی چیزیں آپ نے دیکھی یا سنی ہوں گی مگر دیکھنے میں اور محسوس کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حواس انسان کو عطاء فرمائے ہیں انہیں استعمال کرنے پر انسان مجبور ہوتا ہے کہ اس کے بغیر اس کا گذارہ نہیں۔ آنکھ دیکھنے کے لئے اور کان سننے کے لئے ہیں مگر کتنے لوگ ہیں جو ان حسوں کو اللہ تعالیٰ کی صناعی سے صحیح طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے استعمال میں لاتے ہیں۔ آپ جب تک ان حسوں کو سان پر تیز نہیں کرتے آپ لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ جنت کوئی مادی چیز نہیں بلکہ اس کا تعلق احساس کی دنیا سے ہے۔ آپ اپنی حسوں کو جتنا لطیف بناتے چلے جائیں گے آپ کی جنت بھی اسی حساب سے لطیف ہوتی چلی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے جو اس مادی دنیا میں احساسات ہیں ان سے بہتر۔ اعلیٰ اور ارفع ہی مقام دے گا۔ مثل مشہور ہے کہ کسی نے ایک سیدھی سادی دیہاتی عورت سے پوچھا کہ مائی تیرا کیا خیال ہے کہ ملکہ وکٹوریہ جس کی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوتا وہ کیا عیاشی کرتی ہوگی۔ اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کے گھر میں بہت بڑا کمرہ ہو گا اور اس کمرے کے دونوں کونوں میں گرم گرم گڑ کی بھیلیاں پڑی ہوں گی ادھر سے اُدھر جاتی ہو گی تو ایک بھیلی منہ میں ڈال لیتی ہو گی۔ اور اُدھر سے ادھر آتی ہو گی تو پھر ایک بھیلی منہ میں ڈال لیتی ہو گی۔ اس بچاری کی یہی عیاشی کی معراج تھی۔

اس لئے اپنی حسوں کو مصفا کریں اور دیہات کی بوڑھی مائی کی طرح اپنا معیار کم نہ رکھیں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ اپنی حسوں کو اللہ تعالیٰ کی صناعی پر اچٹتی نظر ڈال کر ہی دیکھنے کی عادت نہ ڈالیں بلکہ اس کے حسن سے محظوظ ہونے کی صلاحیت بھی پیدا کریں۔ جب آپ یہ شعور پیدا کریں گے تو پھر بے اختیار پکاریں کہ اے اللہ تو پاک ہے۔ تو نے کوئی چیز باطل پیدا نہیں کی۔ اور اسی طرف حضرت بانی سلسلہ نے بھی اشارہ فرمایا ہے

چشمِ مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا

ملک محمد عبداللہ

حضرت اماں جان کی بابرکت دعا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے بڑے صاحبزادے محترم مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی کی تقریب تھی۔ خاکسار حضرت میاں صاحب کے ساتھ دفتر میں کام کرنے کی وجہ سے گھر کے کئی کاموں میں بھی شریک کار ہو جاتا تھا اور یہ آپ کی مجھ پر انتہائی شفقت تھی۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی کے دوران حضرت میاں صاحب نے ایک دن مجھے فرمایا کہ حضرت اماں جان کو آپ سے کوئی کام ہے آپ بیت مبارک میں آجائیں۔ حضرت اماں جان الیت سے ملحق کمرہ میں آکر کام کی نوعیت خود بتلا دیں گی میں بھی وہاں موجود ہوں گا۔ چنانچہ یہ خاکسار بیت المبارک میں پہنچ گیا۔ حضرت میاں صاحب بھی تشریف لے آئے۔ حضرت اماں جان ملحقہ کمرہ میں تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بہو بیگم (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ) کو کوئی شادی کا تحفہ دینا چاہتی ہوں میرا خیال ہے کہ طلائی کڑے بنوا کر دوں۔ مگر زیورات میں کھوٹ ضرور ملا دیا جاتا ہے۔ میاں (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) نے بتلایا ہے کہ یہاں کے صراف آپ کے دوست ہیں۔ سو آپ ان سے کہہ کر خالص زیور بنوا دیں۔ آپ نے اس کے لئے کچھ رقم بھی عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ یہ لوگ اس سلسلہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ بہرحال میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔ چنانچہ میں وہیں سے پیارے لعل صراف کی دوکان پر گیا اور اسے ساری بات بتلائی اور کہا کہ معاملہ بہت اہم ہے۔ حضرت اماں جان کی خواہش کے مطابق زیور تیار ہونا چاہئے۔ اس نے کہا کہ اس وقت میرا سب سے اچھا کاریگر آپ کی جماعت کا آدمی ہے۔ یہ زیور اس کے سپرد کر دیتا ہوں۔ آپ ایک کام کریں کہ کل صبح میرے لڑکے کرشن کے ہاتھ امرتسر جا کر گورنمنٹ بینک سے مہر شدہ سونا خرید لائیں وہ سونا بالکل خالص ہوتا ہے۔ چنانچہ دوسرے دن صبح کی ٹرین سے اس کے لڑکے کرشن لعل کے ساتھ جا کر امرتسر سے ہم گورنمنٹ کا مہر شدہ سونا خرید لائے۔

چند دن کے بعد سیٹھ پیارے لعل کڑے تیار کروا کر دفتر میں ہی لے آیا۔ کڑے بہت خوبصورت اور دیدہ زیب تھے میں نے اسی وقت حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ کڑے ان کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ بھی انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ آپ نے اس خاکسار کو الیت المبارک میں آنے کو کہا اور خود وہ زیور لے کر حضرت اماں جان کے پاس گئے۔ حضرت اماں جان زیور کی خوبصورتی اور آب و تاب دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ حضرت میاں صاحب بھی الیت میں تشریف لے آئے تھے۔ حضرت اماں جان نے ان سے فرمایا کہ ملک صاحب کو کچھ انعام دینا چاہئے کہ انہوں نے میری خواہش کے مطابق زیور بنوایا ہے۔ حضرت میاں صاحب نے نظر اٹھا کر میری جانب دیکھا جیسے آپ انعام کے بارہ میں دریافت فرما رہے ہوں۔ میں نے آہستگی سے عرض کیا کہ سب سے بڑا انعام تو دعا ہے۔ حضرت اماں جان میرے لئے دعا فرما دیں۔ اس سے بڑھ کر مجھے اور کچھ درکار نہیں۔ سو کیسی بابرکت وہ گھڑی تھی کہ میری عاجزانہ درخواست قبول ہوئی اور حضرت اماں جان نے ہاتھ اٹھا کر خدا تعالیٰ کے حضور اس ناچیز خادم کے لئے دعا فرمائی جس کے ساتھ حضرت بانی احمدیت کے ایک جلیل القدر فرزند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ یہ وہ انعام ہے جس کے مقابل میں دنیا جہاں کی نعمتوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ میرے جیسے عاجز انسان کے لئے ان بزرگ اور مقدس ہستیوں کا دعا فرمانا یہ میرے رحیم و کریم رب کی انتہائی غریب پروری اور کرم نوازی نہیں تو اور کیا ہے۔

(یہ مضمون ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" میں سے لیا گیا ہے)

ہماری جماعت کو نیکی، تقویٰ، عبادت گذاری، دیانت، راستی اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم احمد

واقفینِ نو اور مطالعۂ کتب

کسی چیز کو بہتر طریق پر سیکھ کر محفوظ کرنے اور طبعی طور پر زندگی کا حصہ بنا لینے کے لئے بچپن کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں جہاں والدین کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ بچے کی جسمانی صحت کا پوری طرح خیال رکھا جائے۔ اسے اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں اس طرح سکھائی جائیں کہ وہ اس کی عادات کا جزو بن جائیں وہاں اس فرمان کہ "پنگھوڑے سے لے کر موت کی آغوش میں جانے تک علم حاصل کرو" کی روشنی میں بچپن ہی سے بچوں میں علم کی محبت اور اس کے حصول کا شوق پیدا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

چھوٹی عمر سے ہی اگر کتابیں پڑھنے کی چاٹ پڑ جائے تو یہ ایک بہت ہی اچھی عادت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اچھی کتب انسان کا بہترین ساتھی ہوتی ہیں۔ نہ صرف یہ انسانی ذہن کو بے مقصد سوچوں اور بے راہ روی کی راہوں سے محفوظ رکھنے میں مفید ہیں بلکہ ان کے مطالعہ سے انسان کا علم بڑھتا ہے۔ ذہنی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ قوموں کی تاریخ اور ملکوں کا تعارف حاصل ہوتا ہے۔ عظیم لوگوں کے حالات زندگی اور دنیا کی دیگر معلومات کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ اور یوں اسے خود اعتمادی کا ایسا جوہر عطا ہوتا ہے جو کردار و سیرت کو بہتر بنانے میں بڑا کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ نیز انسان دوسروں کے اچھے تجربات سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی کو سنوارنے اور نکھارنے میں مدد حاصل کر سکتا ہے۔

کتابوں کے مضامین انسانی ذہن پر گہرے اثرات چھوڑتے ہیں۔ جس طرح اچھی صحبت انسان پر اچھے اثرات پیدا کرتی ہے۔ اور بری صحبت کے برے اثرات پڑتے ہیں۔ اسی طرح اچھی اور بری کتابوں کے اثرات بھی انسانی ذہن پر مترتب ہوتے ہیں۔ اچھی کتابوں کی مثال ایک ایسے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو سے دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے اور یہ تروتازگی دیرپا اثرات چھوڑ جاتی ہے۔

شیخ سعدی نے اپنی کتاب "گلستان" میں ایک جگہ یہ حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک روز کسی شخص نے مٹی کو سونگھا تو اس میں خوشبو پائی وہ پوچھنے لگا اے مٹی! تجھ میں یہ خوشبو کہاں سے آگئی ہے مٹی بولی میں چند روز ایک پھول کے پاس رہ چکی ہوں اس کی خوشبو میرے اندر جذب ہو گئی ہے ورنہ میں تو وہی خاک ہوں جو پہلے تھی۔

اچھی کتابوں کے مطالعہ کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے کے لئے شیخ سعدی کی حکایت ایک عمدہ مثال ہے لیکن ایک فرق ضرور ہے کہ مٹی میں جذب ہونے والی خوشبو تو عارضی ہوتی ہے لیکن ایک انسان جب اچھے مطالعہ کی خوشبو اپنے اندر جذب کرتا ہے تو اسے اس لحاظ سے دوام مل جاتا ہے کہ وہ اس کی زندگی پر بسا اوقات اتنے گہرے اثرات ڈالتی ہے کہ وہ اس کی زندگی کا حصہ بن کر ہمیشہ اسے نکھارتی رہتی ہے۔

پس جبکہ مطالعہ کی اہمیت اور افادیت مسلّم ہے تو ہمارا فرض ہے کہ بچپن سے ہی جب بچہ پڑھنے کے قابل ہو جائے تو اس کے ذہنی معیار کے مطابق اسے اچھی اچھی سبق آموز کتابیں پڑھنے کے لئے دیں اور مطالعہ کتب کی ترغیب دے کر ابتدائی عمر سے ہی علم کی محبت پیدا کرنے اور اس کے شوق کو بیدار کرنے کی کوششیں کریں۔

ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اس امر کی طرف ہمیں متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"..... بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج پڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ آپ خود متوجہ ہوں تو ان کا علم آپ ہی آپ بڑھے گا یعنی ماں باپ متوجہ ہوں اور بچوں کے لئے ایسے رسائل' ایسے اخبارات لگوایا کریں۔ ایسی کتابیں پڑھنے کی ان کو عادت ڈالیں جس کے نتیجہ میں ان کا علم وسیع ہو اور جب وہ سکول میں جائیں تو ایسے مضامین کا انتخاب ہو جس سے سائنس کے متعلق بھی کچھ واقفیت ہو۔ عام دنیا کے جو آرٹس کے سیکولر مضامین ہیں مثلاً معیشت 'اقتصادیات' فلسفہ' نفسیات' حساب' تجارت وغیرہ ایسے جتنے بھی متفرق امور ہیں ان سب میں سے کچھ نہ کچھ علم بچے کو ضرور ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے کیونکہ سکولوں میں تو اتنا زیادہ انسان کے پاس اختیار نہیں ہوا کرتا یعنی بچہ پانچ مضمون' چھ مضمون سات مضمون رکھ لے گا بعض دس بھی رکھ لیتے ہیں لیکن اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔"

(خطبہ فرمودہ 10۔ فروری 1989ء)

بچوں کو کس قسم کا لٹریچر پڑھانا چاہئے اس سلسلہ میں بھی ہمارے پیارے امام نے ہمیں بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات سے نوازا ہے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں۔

"....ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے اس سلسلے میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہئے۔ لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہئے جس سے بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے۔ مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں۔ اور ایک عمر میں جا کر انہیں ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہئے لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بداثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہئے خواہ نمونے کے طور پر ایک آدھ کہانی انہیں پڑھا بھی دی جائے۔ بعض بچے (Detective Stories) یعنی جاسوسی کہانیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں لیکن اگر انہیں اسی قسم کی لغو جاسوسی کہانیاں پڑھائی جائیں جیسے آجکل پاکستان میں رائج ہے اور بعض مصنف بچوں میں غیر معمولی شہرت اختیار کر چکے ہیں جاسوسی کہانیوں کے مصنف کے طور پر تو بجائے اس کے کہ ان کا ذہن تیز ہو ان کی استدلال کی طاقتیں صیقل ہو جائیں اور زیادہ پہلے سے بڑھ کر ان میں استدلال کی قوت چمکے وہ ایسے جاہلانہ جاسوسی کے تصورات میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جس کا نتیجہ عقل کے ماؤف ہونے کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ شرلک ہومز کو تمام دنیا میں جو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی ہے وہ بھی تو جاسوسی ناول لکھنے والا انسان تھا لیکن اس کی جاسوسی کہانیاں دنیا کی اتنی زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں کہ آج تک کسی دوسرے مصنف کی اس طرح کی کہانیاں دنیا کی اتنی زبانوں میں ترجمہ نہیں کی گئیں۔ جس طرح شیکسپیئر کے نام پر انگریز قوم کو فخر ہے اس طرح اس جاسوسی ناول نگار کے نام پر بھی انگریز قوم فخر کرتی ہے یہ محض اس لئے ہے کہ اس کے استدلال میں معقولیت تھی اگرچہ کہانیاں فرضی تھیں۔ اس لئے اس قسم کی جاسوسی کہانیاں بچوں کو ضرور پڑھائی جائیں جن سے استدلال کی قوتیں تیز ہوں لیکن احمقانہ جاسوسی کہانیاں تو استدلال کی قوتوں کو پہلے سے تیز کرنے کی بجائے ماؤف کرتی ہیں۔ اسی طرح ایک رواج ہندوستان میں اور پاکستان میں آجکل بہت بڑھ رہا ہے۔ اور وہ بچوں کو دیو مالائی کہانیاں پڑھانے کا رواج ہے اور ہندوستان کی دیو مالائی کہانیوں میں اس قسم کے لغو تصورات بکثرت ملتے ہیں جو بچوں کو بھوتوں اور جادو کا قائل کریں اور اس قسم کے لغو تصورات اس کے دل میں جاگزیں کریں۔ کہ گویا سانپ ایک عمر میں جا کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ دنیا کے ہر جانور کا روپ دھارے اور اسی طرح جادوگرنیاں اور ڈائنیں انسانی زندگی میں ایک گہرا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سارے فرضی قصے اگر بڑا پڑھے تو جانتا ہے کہ یہ محض دل بہلاوے کی من گھڑت کہانیاں ہیں لیکن جب بچہ پڑھتا ہے تو ہمیشہ کے لئے اس کے دل پہ بعض اثرات قائم ہو جاتے ہیں۔ جو بچہ ایک دفعہ ان کہانیوں کے اثر سے ڈرپوک ہو جائے اور اندھیرے اور انہونی چیزوں سے خوف کھانے لگے پھر تمام عمر اس کی یہ کمزوری دور نہیں کی جا سکتی۔ بعض لوگ بچپن کے خوف اپنے بڑھاپے تک لے جاتے ہیں۔

اس لئے کہانیوں میں بھی ایسی کہانیوں کو ترجیح دینا ضروری ہے جن سے کردار میں عظمت پیدا ہو۔ حقیقت پسندی پیدا ہو۔ بہادری پیدا ہو دیگر انسانی اخلاق میں سے بعض نمایاں کر کے پیش کئے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

پینے سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا ہی پیاس بجھاتا ہے۔ اسی طرح روٹی کھانے سے بھوک دور نہیں ہوتی بلکہ خدا ہی بھوک دور کرتا ہے کپڑا پہننے سے ننگ نہیں ڈھکتا بلکہ خدا ہی ڈھانکتا ہے جب یہ یقین اور وثوق پیدا ہو جائے تو پھر خواہ ساری دنیا سے مقابلہ ہو ضرور تمہیں کامیابی حاصل ہو گی اور کوئی اسے روک نہیں سکے گا۔ اسی طرح دوسری جگہ آتا ہے کہ کافروں کی دعا گمراہی میں ہوتی ہے۔ کافر کے معنے ناشکرے اور مایوس کے ہوتے ہیں پھر فرمایا جو لوگ خدا سے مایوس ہو جاتے ہیں اور ناشکرے ہوتے ہیں ان کی دعا کبھی نہیں سنی جاتی بلکہ رد کر دی جاتی ہے۔ خدا تک وہی دعا پہنچتی ہے جو اس یقین کے ساتھ کی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکالتا۔ اور اس یقین کے ساتھ کی جاتی ہے کہ خدا ضرور دعا قبول کرے گا۔ دیکھو خدا تعالیٰ کس وضاحت کے ساتھ فرماتا ہے کہ اے صاحب ایمان لوگو سن لو تمہارا رب فرماتا ہے "مجھ سے دعائیں مانگو۔ میں ضرور تمہاری دعا سنوں گا" اب (اللہ کی پناہ) خدا تعالیٰ تو جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جب وہ کہتا ہے کہ اگر مجھ سے دعا مانگو گے تو ضرور منظور ہو گی تو صاف لفظوں میں یہ فرمایا کہ کوئی استثناء نہیں سو کی سو دعائیں ہی سنی جائیں گی۔ یہ نہیں کہ سو میں سے دس یا بارہ۔ یا اسی یا نوے۔ یا بچانوے۔ سنوں گا۔ بلکہ یہ بھی نہیں فرمایا کہ سو میں سے ننانوے سنوں گا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ سو میں سے سو ہی سنوں گا۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ تمہارا رب یہ کہتا ہے۔ کوئی معمولی ہستی نہیں کہہ رہی کہ تم کہہ دو کہ وہ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے گی۔ وہ خدا جس نے تمہیں نہایت ہی ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر اشرف المخلوقات بنایا وہ کہتا ہے تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری ساری دعائیں سن لوں گا۔ ہاں وہ لوگ جو میری عبادت کے کام کو برا سمجھتے ہیں جو میرے سامنے عجز کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اور عبادت کے معاملہ میں کبر سے کام لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم خود کر سکتے ہیں۔ خدا نے کیا کرنا ہے۔ وہ اگر اس دنیا میں کچھ کر لیں تو ہم انہیں محروم نہیں کریں گے کیونکہ ہمارا یہ بھی قانون ہے کہ ہم ہر شخص کی مدد کرتے ہیں۔ مگر ان کی روحانیت برباد ہو جائے گی پس اگر کوئی شخص یہ بھی سمجھتا ہے کہ اپنے پاؤں میں اپنی جوتی بھی اپنی ہمت اور طاقت سے پہن سکتا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کی مدد کی اسے ضرورت نہیں ہے تو اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کابل پر فیصلہ کن حملے کا فیصلہ

افغان صدر برہان الدین ربانی کے مخالفین نے مشترکہ حکمت عملی کو روبہ عمل لانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ازبک ملیشیا کے سربراہ عبدالرشید دوستم اور سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے گذشتہ روز جلال آباد میں طالبان سے بات چیت کی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ربانی کی مخالف قوتوں نے ایک مشترکہ فوجی کمیشن کی تشکیل کے بارے میں فیصلہ کیا ہے تاکہ صدر ربانی پر فیصلہ کن حملہ کیا جاسکے تاہم ابھی ایسے کسی حملے کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔

طالبان نے اس سلسلے میں ایسے کسی اجلاس یا حکمت یار یا عبدالرشید دوستم کے ساتھ اتحاد پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

افغانستان کی جنگ کے بارے میں تازہ ترین خبروں کے مطابق طالبان نے مغربی صوبے ہرات میں صدر برہان الدین ربانی کی فوجوں سے لڑائی میں سرحدی قصبے اسلام قلعہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس نے اس قصبے میں صدر ربانی کی فوج کا حملہ پسپا کر دیا ہے۔ اور 25۔ فوجیوں کو ہلاک اور 25 کو قیدی بنا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری فوج کے ہتھیاروں اور گاڑیوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہرات شہر میں مکمل سکون واطمینان ہے اور وہاں طالبان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

صدر ربانی کے زیر کنٹرول کابل ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر ربانی کی حامی فوج نے طالبان کو ہرات سے نکال دیا ہے۔ لیکن صوبائی گورنر نے بھی ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ ادھر فریقین کے درمیان چہل ستون سمیت کابل کے نواحی علاقے میں لڑائی جاری ہے۔

اطلاعات کے مطابق کابل کے اہم علاقوں پر طالبان کے کنٹرول کے بعد صدر برہان الدین ربانی اور ان کے وزیر دفاع اور فوجوں کے سربراہ احمد شاہ مسعود کے اہم کمانڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور طالبان سے تحفظ کی درخواست کی ہے۔ طالبان کے ترجمان مفتی معصوم افغانی نے بتایا ہے کہ کابل میں جن علاقوں پر طالبان کا کنٹرول ہے وہ برقرار رہے گا اور جلد ہی ربانی حکومت پر آخری فیصلہ کن حملہ کیا جائے گا۔

○○○

صدر قذافی نے حکم واپس لے لیا

لیبیا کے صدر کرنل معمر القذافی نے اپنے ملک سے 30 ہزار فلسطینیوں کی ملک بدری کا حکم واپس لے لیا ہے۔ مصر کے وزیر خارجہ مسٹر امر موسیٰ نے بتایا ہے کہ کرنل قذافی سے مذاکرات نتیجہ خیز رہے ہیں۔ اور اب امید ہے کہ لیبیا اور مصر کی سرحد پر پھنسے ہوئے ہزاروں فلسطینی اپنے گھروں کو لیبیا میں واپس جاسکیں گے۔ یا وہ اگر جانا چاہیں تو غزہ کے خود مختار علاقے میں چلے جائیں گے۔

سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ مصر کا دباؤ کارگر ثابت ہوا ہے جس کے نتیجے میں صدر قذافی نے فلسطینیوں کو ملک بدر کرنے کے حکم پر نظر ثانی کر لی ہے۔ صدر قذافی نے چند ہفتے قبل اسرائیل سے پی ایل او کے خود مختاری کے معاہدے پر احتجاج کرتے ہوئے سینکڑوں فلسطینیوں کو ملک بدر کرنے کے لئے لیبیا کی سرحد پر پہنچا دیا تھا۔ یہ جگہ مصر سے ملتی ہے۔ یہ پناہ گزین کئی ہفتوں سے وہاں پر شدید مشکل حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

○○○

صدر صدام کے بیٹے کی حرکتیں

عراق کے صدر صدام حسین جنہوں نے حال ہی میں اپنے عوام کی بھاری اکثریت سے اپنی صدارت کے ریفرنڈم میں کامیابی حاصل کی ہے اپنے بیٹے عودے کے ہاتھوں سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو سرکاری معاملات میں ٹانگ نہ اڑانے کا مشورہ دیا ہے۔ مسٹر عودے گاڑیوں کا ایک گیراج چلاتے تھے۔ گذشتہ دنوں صدر صدام حسین اپنے بیٹے پر ناراض ہوئے تو انہوں نے عودے کے گیراج کو آگ لگوادی جس سے سینکڑوں قیمتی کاریں جل کر راکھ ہو گئیں تاہم اب صدر صدام کا یہ لاڈلا اور منہ زور بیٹا سیاسی اور سرکاری سرگرمیوں سے قطع تعلق کر کے اپنی پڑھائی کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ وہ سیاسیات میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے۔ اگرچہ مسٹر عودے اپنی سرکاری حیثیت میں محض اولمپک کمیشن کا صدر ہے تاہم اسے زبردست سیاسی اختیارات حاصل تھے۔ وہ تمام اہم سرکاری تقرریاں کیا کرتا تھا۔

سنڈے ٹائمز لندن کے مطابق صدر صدام حسین کو اس بات کا غصہ تھا کہ ان کے بیٹے نے اپنے بہنوئی لیفٹیننٹ جنرل حسین کامل کو خوفزدہ کر کے اسے اپنے بیوی بچوں سمیت اردن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔

عودے کی حرکتوں کا اندازہ اس بات سے لگایا

باقی صفحہ 7 پر

اخبار الفضل قادیان

ہماری تاریخ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بوڈاپسٹ ہنگری تشریف لے گئے تو وہاں کے ایک چوٹی کے اخبار پشتی نابلو جو حکومت کا پرچہ تھا اور حکومت کے تمام اداروں میں پڑھا جاتا تھا اس میں 18۔ اگست 1937ء کی اشاعت میں محترم چوہدری صاحب موصوف کے متعلق ایک طویل مضمون شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ محترم محمد ابراہیم ناصر بی۔اے مجاہد ہنگری مقیم بوڈاپسٹ نے الفضل کو ارسال کیا۔ اس مضمون کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

لندن میں شاہ انگلستان کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر نیز امپیریل کونسل میں ہندوستان کے تقریباً چالیس کروڑ افراد کی نمائندگی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ آپ ہندوستان کی مرکزی حکومت میں محکمہ تجارت اور ریلوے کے منسٹر ہیں اور دہلی میں رہتے ہیں۔

کانفرنس کے بعد اس بہت بڑی شخصیت نے یورپ کے مختلف شہروں کا سفر کیا اور اب آپ عنقریب بوڈاپسٹ میں تشریف لانے والے ہیں ہم نے ڈاکٹر میلڈرسکی سے جو بوڈاپسٹ مونسپلٹی کے ایک معزز افسر ہیں اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمارے استفسار کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بوڈاپسٹ میں آمد کی خبر واقعی درست ہے انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ ویانا سے 22۔ اگست کی شام کو تشریف لائیں گے۔ اور چار روز کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک سال کا عرصہ گزرا آپ نے بوڈاپسٹ آنے کا خیال ظاہر کیا تھا لیکن مصروفیات اس سے قبل ان کی تشریف آوری میں روک بنی رہیں۔ کارونیشن کے موقعہ پر آپ اکیلے تمام ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندوں کی نمائندگی کے لئے منتخب کئے گئے۔ حکومت ہند کی سنٹرل گورنمنٹ میں آپ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں اور کئی مواقع پر سرکاری طور پر حکومت کی نمائندگی کا فرض سرانجام دے چکے ہیں آپ برٹش انڈیا کی اہم ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں اور خصوصیت سے اب جبکہ ہندوستان حکومت کے اختیارات حاصل کرنے والا ہے۔ ہنگری کے لئے آپ کی بوڈاپسٹ میں آمد ایک خاص اہمیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ انگریزی پریس کی توجہ اس موقعہ پر ہنگری کی طرف ہوگی کیونکہ وہ آپ کی نقل و حرکت میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ چند روز کے لئے اس جگہ قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا احسان ہم خصوصیت کے ساتھ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی آمد کے سلسلے میں جماعت احمدیہ ہنگری کے ممنون احسان ہیں اس کی ابتدا اس جگہ مکرم احمد خان صاحب ایاز نے کی تھی۔ اور ہنگری کے متعلق متعدد مضامین اخبار الفضل اور ریویو آف ریلیجنز میں شائع کئے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق اور ان کے اس جگہ کے کام کے متعلق ہنگری کے اخبارات نے بھی متعدد مضامین لکھے۔ اخبارات نے یہ بھی لکھا کہ ایاز خان اسی جگہ ایک سال تک مقیم رہا۔ انہوں نے اس جگہ کے حالات کا موازنہ کیا۔ ہنگری زبان اچھی طرح سیکھی اور جماعت احمدیہ کی ابتدا کی۔ جس کے ممبروں کی تعداد جیسا کہ میں خود جانتا ہوں 150 کے قریب ہے۔ آپ ہر ہفتہ ہنگری کے متعلق مضامین لکھتے تھے اور یہ مضامین تمام دنیا میں جس جگہ ان کے ممبر اور دوست ہیں پڑھے جاتے ہیں۔ یہ ہنگری کے لئے ایک بہت مفید کام ہے۔"

اس کے آگے اخبار نے جماعت احمدیہ کی حقیقت کے سلسلے میں مکرم ابراہیم صاحب ناصر سے خیالات اخذ کر کے لکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک سال کے ٹائم کے بعد ایاز خاں کو آپ نے پولینڈ جانے کا حکم دے دیا اور اب محمد ابراہیم صاحب ناصر ان کی جگہ کام کرتے ہیں۔ اور جو کام انہوں نے شروع کیا تھا۔ اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی اسی جماعت کے ایک معزز ممبر ہیں اور مرکزی حکومت میں 90 ملین مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کئی مواقع پر حکومت ہند کی نمائندگی بھی سرکاری طور پر کر چکے ہیں۔ آگے جا کر اخبار لکھتا ہے۔ آپ کے بوڈاپسٹ میں قیام کا پروگرام محمد ابراہیم صاحب ناصر نے تیار کیا ہے۔ جو بوڈاپسٹ احمدیہ جماعت کے لیڈر ہیں۔ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایسے شخص ہیں جو تکلفات اور نمائش کو پسند نہیں کرتے اس لئے آپ کا قیام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی ہوگا۔ لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ میں وسعت فرمائیں گے۔

مضمون کے آخر میں لکھا ہے:۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جو بوڈاپسٹ میں چار روزہ قیام کا ارادہ رکھتے ہیں جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز ممبر ہیں۔ آپ کی عمر صرف 45 برس کی ہے لیکن ایک بہت بڑا سیاسی میدان طے کر چکے ہیں۔ سیالکوٹ اور لاہور میں سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے انگلستان میں یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی آپ نہایت قابل اور

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب مکان 219/C دارالفتوح ربوہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مثانہ کی پتھری کا سٹو سکوپی آپریشن 95-10-15 کو ہوا ہے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی گذشتہ دنوں شدید بیمار ہو گئے۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عزیز اللہ خاں صاحب آف فیروز والا حال اسلامیہ پارک لاہور۔ 29۔ اپریل 1995ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال فرما گئیں۔ ان کی عمر 79 سال تھی۔ اسی دن شام کو آصف بلاک کے مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام "ندرت مظفر" کی بجائے "عطیتہ الودود" رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مظفر احمد

مکان نمبر 19/22 دار الرحمت شرقی الف ربوہ

قرارداد تعزیت

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آج سے چند روز قبل پہلے یہ نہایت ہی افسوسناک خبر پہنچی کہ ہمارے نہایت ہی مشفق بھائی مکرم میاں حمید احمد صاحب علی کار کے ایک حادثہ میں اچانک وفات پا گئے ہیں۔

موصوف مکرم میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع جھنگ کے بیٹے اور موجودہ امیر ضلع جھنگ میاں محمود احمد صاحب کے برادر اصغر تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احمدیت کے لئے بہت غیر مند اور حمیت رکھنے والے تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش ہوتے مجلس عاملہ کے رکن رہے ہم تمام مربیان کرام ان کی اہلیہ محترمہ، بچوں، عزیزوں اور برادر اصغر میاں محمود احمد صاحب امیر ضلع جھنگ سے گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں مربیان ضلع جھنگ

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس میدان میں (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرماویں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی۔ وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔ نیز تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق اس Information cell سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم رانا عزیز احمد صاحب ابن رانا محمد صدیق صاحب وصیت نمبر 21041 نے 1972ء میں حیدر آباد سے وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ امتہ الحی صاحبہ وصیت نمبر 7237 اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مکان نمبر 14/16 دار العلوم غربی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 7048 اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب 53/2 سٹریٹ نمبر 5 خیابان مومن ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ محترمہ نور بیگم صاحبہ وصیت نمبر 12901 زوجہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے 1950ء میں لدھیکے نیویں ضلع لاہور سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصی یا موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو ان کے مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزارہا عیوب پاتی ہے وہاں خوبیوں کو نظرانداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور صداقت کو دیکھنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کو ہم نور ایمان کہتے ہیں یا جسے (صاحب ایمان) کی فراست کہا جاتا ہے، یہ آنکھ جہاں ہزارہا خوبیوں کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے، ان کا جائزہ لیتی ہے اور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے اور مستقبل میں ان کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے (-) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اس لئے نگاہ (صاحب ایمان) یا (صاحب ایمان) فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ان کے لئے بھی دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالیٰ سے دور چلے گئے ہیں۔ یہ (صاحب ایمان) کی فراست کی نگاہ نہ ترقیات کے دروازے بند دیکھتی ہے اور نہ مایوسی کے حالات پیدا کرتی ہے بلکہ یہ وہ نگاہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول میں وسعت پیدا کرتی ہے لیکن وہ جو خوبیوں کے ساتھ عیبوں کو دیکھنے والی عیبوں کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنے والی ہے وہ آسمانوں سے نازل ہونے والے فضلوں میں رفعتیں بھی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ ایک جگہ کھڑی نہیں ہو جاتی اور یہ نہیں کہتی کہ جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ سب کچھ حاصل ہو گیا۔ نیکی ہی نیکی ہے اور کوئی کمزوری نہیں اگر کوئی کمزوری نہیں تو اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ آگے ترقی نہیں ہو سکتی اگر کمزوری نظر آتی ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے تبھی مزید ترقیات کا امکان ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل ہر آن پہلے سے زیادہ نازل ہونے کا امکان ہے۔ پس یہ آنکھ محاسبہ کرتی ہے۔ یہ آنکھ محروم کی محرومیوں کو دور کرنے کی کوشش ہے۔

(از خطبہ 3۔ جنوری 1975ء)

بقیہ صفحہ 6

جا سکتا ہے کہ چند ماہ قبل عودے کو اپنے رشتے کے ایک بھائی کی خوبصورت کار پسند آ گئی۔ عودے نے اپنے بھائی سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ خوبصورت کار اسے دے دے۔ اس نے انکار کیا تو عودے نے اپنے رشتے کے اس بھائی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ عودے نے مقتول کے باپ پر بھی گولی چلائی جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ مقتول کا باپ صدام حسین کا سوتیلا بھائی ہے۔ اخبار کے مطابق صدام حسین نے عودے کو متنبہ کیا کہ وہ سرکاری معاملات میں ٹانگ اڑانا چھوڑ دے۔ بتایا گیا ہے کہ صدر صدام اپنے بیٹے کے ہاتھوں بہت نالاں ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

گئے ہیں۔ ایسی کہانیاں خواہ جانوروں کی زبان میں بھی پیش کی جائیں وہ نقصان کی بجائے فائدہ ہی دیتی ہیں۔ .... یہ چند مثالیں اس لئے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بداثرات بعض موت تک ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت ہی شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور بعض انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ 17۔ فروری 1989ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے امام کی ہدایات پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 6

مشہور بیرسٹر بھی تھے۔ اور 1921ء سے 1929 کے درمیان لاہور میں پریکٹس کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنائے گئے۔ آپ نے ہندوستان کی نمائندگی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں تین مرتبہ کی۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ وائسرائے آف انڈیا کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بنائے گئے۔ آپ ریلوے اور کامرس کے محکمہ جات کے انچارج ہیں۔ اب جبکہ ہندوستان آزادی حاصل کرے گا اب جیسا کہ وہ آزادی کی دہلیز پر ہے ہم اس بات کی امید اور توقع رکھتے ہیں کہ اس کی دلچسپی ہنگری کے ساتھ یقینی ہو گی۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کولمبیا میں ہونے والی غیر جانبدار تحریک کی سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر سے امن کو سخت خطرہ ہے۔ دیوار برلن گرنے کے بعد سے کشمیر اور بوسنیا سمیت دنیا بھر میں آزادی کی جنگیں لڑی جا رہی ہیں۔ غیر جانبدار تحریک کو عالمی امن کے لئے نئے اور پرانے خطرات کا جائزہ لے کر واضح راستہ اختیار کرنا ہو گا۔ وزیر اعظم نے کشمیر کے سلسلے میں اجلاس کی توجہ بھارتی ہٹ دھرمی کی جانب مبذول کرائی۔ جس پر بھارتی وزیر اعظم نے ان پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور کشمیر کے ذکر کو غیر جانبدار تحریک کے اصولوں کے منافی قرار دیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے ملاقات کی اور انہوں نے عالمی ادارے کی سالانہ رپورٹ میں کشمیر کے ذکر پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ جس پر سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کوششیں جاری رکھے گا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مزید کہا کہ پاکستان افغانستان میں امن چاہتا ہے اور محمود مسطری کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔

○ ملک بھر میں ایک طرف یوم تشکر اور دوسری طرف یوم سیاہ منایا گیا۔ اگرچہ ڈی۔او۔اے کے مطابق کراچی میں یوم سیاہ آثار نظر نہیں آئے۔ اور حکومت کا پلہ بھاری رہا۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ظلم و تشدد بند نہ ہوا تو سول نافرمانی کی تحریک چلے گی۔

○ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے دوران افغانستان میں عدم مداخلت پر پاکستان اور ایران کا اتفاق ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی سفارت خانہ پر حملہ تشویش ناک اور افسوس ناک ہے انہوں نے کہا کہ کابل میں جو بھی گروپ برسراقتدار آئے گا اس سے تعلقات برقرار رکھیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ طالبان کے پیچھے ہمارا ہاتھ نہیں۔ افغانستان میں صرف ایک چھوٹا گروپ پاکستان کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران افغانستان کی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایران نے کابل کی فوج کو تربیت دینے کے الزام کی تردید کی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کولمبیا سے نیویارک پہنچ گئی ہیں۔ اور 24۔ اکتوبر کو جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گی۔

○ بی۔بی۔سی نے بتایا ہے کہ غیر جانبدار تحریک کی سربراہی کانفرنس کے حتمی اعلامیہ میں مسئلہ کشمیر میں شامل نہیں ہو گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ غلط کام کرنے والے وزرائے اعلیٰ کا دور گزر گیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نہ خود غلط کام کریں گے نہ کسی کو کرنے دیں گے' لوگوں کو کم از کم مجھ سے غلط کام کرانے کی توقع لے کر میرے پاس نہیں آنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایم۔پی۔اے وزیر اعلیٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر حلقہ کے لوگ مسائل میرے پاس لانے کی بجائے اپنے رکن اسمبلی سے رجوع کریں۔

○ پنجاب کے سینیئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ اپوزیشن محاذ آرائی چھوڑ دے۔ اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ انہوں نے کہا اب بھی وقت ہے کہ حزب اختلاف احمقانہ کالیں دینا بند کر دے اور اسمبلیوں میں آکر اپنا رول ادا کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مہنگائی بے روزگاری کا احساس ہے عوام کی مشکلات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ازالے کے لئے کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی اور فوری سماعت کی خصوصی عدالتوں جیسی نئی نئی عدالتیں بنانے سے عدالتی نظام میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی عدالتوں میں اصولی شہادت ہی نہیں۔ جو مرضی میں آیا کروا لیا۔ ایسی عدالتوں کا فائدہ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ حکومتی ارکان اپنے مخالفین کے مقدمات ان عدالتوں میں بھجوا کر انہیں تنگ کریں۔

○ 24۔ اکتوبر کو پاکستان میں پہلی بار 5 گھنٹے کا مکمل سورج گرہن ہو گا۔ ملتان اور شجاع آباد کے علاقے مرکز ہوں گے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ لوگ سورج کی طرف نہ دیکھیں۔ آنکھوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

○ سری لنکا نے شارجہ کرکٹ چیمپئن ٹرافی جیت لی۔ ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر سری لنکا کو بیٹنگ کی دعوت دی جس پر سری لنکا نے 273 رنز بنائے اس کے جواب میں ویسٹ انڈیز کی ساری ٹیم 223 پر آؤٹ ہو گئی۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھارتی فوج اور مجاہدین کی جھڑپوں میں 24 فوجی ہلاک اور 17 زخمی ہو گئے۔ اور 4 گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ جبکہ گیارہ مجاہدہ شہید اور 7 زخمی ہو گئے۔

○ اپوزیشن نے مڈٹرم انتخابات کے انعقاد کے لئے اگلے ماہ پشاور سے کراچی تک کارروان نجات چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نواز شریف چاروں صوبوں کا طوفانی دورہ کریں گے۔ جبکہ تحریک نجات کے دوسرے مرحلے میں نواز شریف جنوبی پنجاب پوٹھوہار اور اندرون سندھ کے دور افتادہ علاقوں میں بھی جائیں۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے بتایا ہے کہ مسلم لیگ یوتھ ونگ کو متحرک کر دیا گیا ہے۔ اور نومبر میں ہم اپنے مقاصد حاصل کر لیں گے۔

○ ایم۔ کیو ایم کے رہنماؤں نے امریکہ پر واضح کیا ہے کہ ایم کیو ایم حکومت پاکستان سے بات چیت کے لئے تیار ہے۔ لیکن حکومت مخلص نظر نہیں آتی مذاکرات کا ڈھونگ رچا کر مہاجر عوام پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیمہا راؤ نے کہا ہے کہ جموں اور کشمیر میں انتخابات ہر قیمت پر ہوں گے اور عنقریب ہوں گے۔ لیکن اگر پاکستان نے دہشت گردی کے ذریعے جموں و کشمیر میں انتخابی عمل کو روکنے کی کوشش کی تو پھر تیسری پاک بھارت جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ کیونکہ بھارت اپنے خلاف سازش برداشت نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ جنگ ہوئی تو اس کا ذمہ دار پاکستان ہو گا۔

○ بی۔بی۔سی نے کہا ہے کہ ہڑتالیں اور بائی کاٹ ناکام رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ بے نظیر اپنے عہدہ پر برقرار رہیں گی۔ حزب اختلاف کسی قسم کی باقاعدہ مخالفت کی مہم چلانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ صرف صورتحال کے متعلق تنقیدی بیانات دینے پر اکتفا کر رہی ہے۔

○ انسانی حقوق کے علمبردار اور ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر اور رضا جیلانی اور ان کے خاندان قتل کی ہولناک واردات سے بال بال بچ گئے۔ دو ڈاکوؤں نے مکان میں داخل ہو کر واردات کی کوشش کی لیکن مکان کے محافظ گن مینوں کی مداخلت پر ملزم بھاگ گئے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام خنساء رفعت سے تبدیل کر کے خنساء قمر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے خنساء رفعت کی بجائے خنساء قمر لکھا اور پکارا جائے۔

خنساء قمر اہلیہ فیض الحق قمر
ابن چوہدری عبد الحق صاحب
مکان نمبر 16/3 دار البرکات ربوہ
ضلع جھنگ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 300، 21

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز۔
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد فیڈرل بی ایریا
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۴۴